ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

ڈاکٹر بسمینہ سراج

صدر شعبہ اردو شہید بینظیر بھٹو خواتین یونیورسٹی پشاور

ڈاکٹر روبینہ رشید

لیکچرر شعبہ اُردو شہید بینظیر بھٹو خواتین یونیورسٹی پشاور

ڈاکٹر نازیہ پروین

گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی فیصل آباد

کرامت بخاری کا شعری مجموعہ "تشنگی" علم بیان و بدیع کے تناظر میں

Dr.Bismina Siraj

Head Department of Urdu, Benazir Bhutto Women University Peshawar

Dr.Robina Rashid

Lecturer Department of Urdu, Benazir Bhutto Women University Peshawar

Dr.Nazia Parveen

Govt College Women University Faisalabad

Karamat Bukhari's poetry collection "Tashnagi" in the context of Ilum ul Bayan o badie

Karamat Bukhari is a renowned poet and literary figure. Although it is really an arduous task for a civil servant to make a name for him/herself in the field of literature, but Karamat Bukhari did it with ease due to his sheer hard work and as a result, gained immense fame. Each of his poetry collection reflects art of the highest quality. He decorated his poetry with fine delicacies of poetic expressions in his poetic collection “Tashnagi”. He has expressed his thoughts and feelings in his poetry with such originality that they tend to induce the same emotions in the readers’ minds that were a mark of his imaginations before putting them out on a piece of paper.

Key Words: *Renowned, Literary figure, Arduous, Sheer, Reflects, Imaginations*

۱۹۵۸ء کو سید زاد حسین کے آنگن میں جنم لینے والے کرامت بخاری کا پورا نام کرامت حسن بخاری ہے۔ ان کی جنم بھومی میانوالی ہے۔ ایم اے پولیٹکل سائنس کرنے کے بعد سی ایس ایس (سول سروس آف پاکستان) کا امتحان اعلیٰ اور نمایاں نمبروں سے پاس کرنے کے بعد باقاعدہ کنٹرولر ملٹری اکاونٹس سے ملازمت کا آغاز کیا کرامت بخاری کی ہر دلعزیز شخصیت ان کے دوست سید ابرار حسین عالمی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے اپنی رائے کا یوں اظہار کرتے ہیں۔

> "میں جب ۱۹۸۲ء میں سول اکیڈمی میں ٹریننگ کے لئے گیا تو کئی اچھے شعراء کو اپنا بیچ میٹ پایا۔ ان میں سر فہرست محترمہ پروین شاکر تھیں۔ ان کے علاوہ کرامت بخاری، سید جاوید اور ظفر حسن رضا بھی ہمارے بیچ کے نامور شعراء میں سے تھے۔ ان میں سب سے زیادہ پر گو جناب کرامت بخاری ہیں۔ جسکے اب تک صرف شاعری کے آٹھ مجموعے شائع ہو چکے ہیں جبکہ سات کتابیں اسکے علاوہ اور بھی ہیں۔ گزشتہ روز اچانک مجھے اپنی دو کتابوں "طلوع فردا" اور "خواب ریزے" بطور تحفہ ارسال کیں"(۱)

کرامت بخاری ۲۰۱۶ء کو آڈیٹر جنرل آف پاکستان کے عہدے پر بھی فائز رہے تاہم گزشتہ کئی برسوں میں وہ ریٹائرڈ ہو چکے ہیں۔ لیکن ان کی پیشہ ورانہ زندگی کو ایک طرف رکھ کر ان کی ذہنی اور روحانی نشو نما کا یک طرفہ تصور کسی صورت ممکن نہیں۔ کیونکہ اگر کرامت بخاری پاکستان کے اعلیٰ ترین عہدے پر تعینات ہوئے ہیں تو یقیناً یہ ان کے جینئس ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہیں یہی وجہ ہے کہ عرصہ دراز سے انہوں نے اپنا مشق سخن بھی جاری رکھا ہے۔ دیگر شعراء کی طرح کرامت بخاری نے بھی اپنے عہدے سے خمیر اکھٹا کر کے عصری شعور کو تمام تر محرکات کے ساتھ صفحہ قرطاس پر اترنے کو اولین ترجیح دے کر سادہ اور عام اسلوب کو اپنائے رکھا جہاں انہوں نے اپنی مادری سرائیکی زبان یا پھر قومی زبان کو موضوع سخن بنایا۔ بہر کیف اپنے مخصوص انداز اور روش سے ہٹ کر انہوں نے قلم کو بھٹکنے نہ دیا۔ فنی خصائص کے ساتھ ساتھ ان کی فکری توانائی، رعنائی اور شادابی خود بخود ان کے قلم اور کلام میں سمونے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتی ہے۔ کرامت بخاری کے ہر شعری مجموعہ میں فکر و فن کے عمدہ نمونے دیکھنے میں آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اپنے شعری تخلیق "تشنگی" میں انہوں نے نظموں اور غزلوں میں بنیادی شعری تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اسے آرائش عطا کرنے کے لیے بجا طور صنائع بدائع کا ستعمال کیا ہے گویا وہ اپنے

کلام کو انتہائی شستہ طرز دینے کا ہنر جانتے ہیں۔ علم البیان اور بدیع سے نہ صرف اس مجموعہ "تشنگی" میں غزلوں اور نظموں کے فکری وسعتوں میں بیش گراں رفعتوں کے احاطے کو چھونے کے امکانات پیدا ہو جاتے ہیں، بلکہ اس سے کلام میں نازک خیالی اور فنی باریکیوں پر کس قدر عبور رکھنے والے شعراء کی صف میں کرامت بخاری اپنی الگ شناخت بنانے میں فتح یاب ثابت ہوئے۔ اگر ہم ذرا چند صدیوں قبل کی شعری تاریخ پر نظر رکھے تو معلوم پڑتا ہے کہ کلاسیکی شعراء کے دور سے ہی علم البیان اور بدیع کو خاص اہمیت حاصل ہے کیونکہ اس کے بغیر شعری ذوق رکھنے والے قارئین شاعری سے لطف نہیں اٹھا سکتے۔ شاعری میں علم البیان اور بدیع کے استعمال کے بعد پیدا ہونے والے فصاحت وبلاغت اور اس کی اہمیت کے متعلق شمس الرحمٰن فاروقی اپنا نقطہ نظر ان الفاظ میں واضح کرتے ہیں۔

> "فصاحت سے مراد یہ ہے کہ لفظ یا محاورے کو اس طرح بولا جائے جس طرح مستند اہل زبان لکھتے ہیں یا بولتے ہیں۔ لہذا فصاحت کا تصور زیادہ تر سماعی ہے اس کی بنیاد روزمرہ اہل زبان پر ہے۔ جو بولتا بھی رہتا ہے۔ اس لئیے فصاحت کے بارے میں کوئی دلیل لانا یا اصول قائم کرنا تقریباً ناممکن ہے"(۲)

اس اقتباس سے قطع نظر بھی اگر ہم کرامت بخاری کی شاعری کا علم البیان وبدیع کے حوالے سے تجزیہ پیش کریں تو مثبت نتائج درآمد ہونگے کیونکہ کرامت نے عین عصری تقاضوں کے مطابق ان کیفیات کا برجستہ استعمال کیا ہے۔ جس سے قارئین پر وہی احساسات وکیفیات طاری ہونے لگتے ہیں جو تخلیق سے قبل شاعر کے تخیل کا خاصا تھا۔

زیر بحث شعری مجموعہ "تشنگی" میں شاعر نے علم البیان کی رو سے اس کے تمام اجزاء جن میں تشبیہ، استعارہ، کنایہ اور مجاز مرسل کا برمحل استعمال کر کے کلام کی دلکشی میں نمایاں امتیاز پیدا کر کے اسے امر کر دیا۔ کرامت بخاری نے اکثر وبیشتر نظموں اور غزلوں میں یکساں طور پر خارجی محرکات کو بیان کرتے ہوئے اپنے اندیشے زیادہ واضح اور صریح انداز میں پیش کیے ہیں۔ کہیں کہیں مخصوص ہوتا ہے کہ انہوں نے خارج کے طوفانوں کو قریب سے محسوس کرتے ہوئے خوفزدہ ماحول سے گہرا واسطہ رکھا ہے اور انہی خدشات وتردات کو باقاعدہ تشبیہات کی صورت میں استعمال کرتے ہوئے اپنے فن کو فکر کے ساتھ مربوط رکھا ہے۔ جس طرح ہر شاعر کے شعور ولاشعور میں اندر سے باہر' قریب سے دور اور ماضی سے حال تک کی داستان خود بخود اس کے تخیل سے جذبات اور جذبات

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

سے بیاض تک قلم رسائی کرتے ہوئے ایک پورا جہاں آباد رکھتا ہے بلکل ایسے ہی کرامت بخاری کی شاعری اور ان کے نادر تشبیہات نے ان کے کلام کے نت نئے اور اچھوتے مضامین کو محض ایک لفظ کی مدد سے ابھارنے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ مندرجہ ذیل اشعار نے کہیں مکمل نظم کو بھی تشبیہات سے سجایا ہے اور کہیں غزلوں میں تشبیہ کا عمدہ استعمال کلام کی فصاحت میں اضافہ کرتا ہے۔

دلوں پہ ایسے ہے خوف طاری کہ جیسے قائل کی دسترس میں
ہر ایک صورت حباب جیسی یوں جیسے آب وہوا کے بس میں (۳)

تشبیہ ہی نہیں استعارہ کے بر محل استعمال میں بھی کرامت بخاری اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ عموماً کلاسیکل شعراء کی طرح انہوں نے محبوب کے قد و سرو صنوبر کو یکجا کرنے لے لئے اس کے قد اور قیامت خیز شباب کو محشر قرار دیا ہے۔ کیونکہ ہر دور کے شاعر کے لئے اپنا محبوب کا سراپا اس کے جمال میں جس اضافہ کرنے والی شے ہے اس کا قد کسی شاعر کے لئے یقینی طور پو فتنہ انگیز ثابت ہو سکتی ہے، کرامت بخاری کے استعارہ کا یہ عمدہ نمونہ ملاحظہ کیجیے۔

وہ قیامت میں اک قیامت ہے
ہیں انہیں کے شباب کی باتیں (۴)

علم البیان کے دو بڑے ارکان کو استعمال کرنے کے علاوہ کرامت بخاری نے حسب ذوق کنایہ کے استعمال سے بھی دریغ نہیں کیا۔ زمانے کے تیز و تند گرم و سرد اور امن و جنگ کے حالات پر عمیق نگاہ رکھنے والے شاعر نے جدید حسیات کے مطابق اشاروں کنایوں میں اپنی بات قاری کے ذہن و قلب پر نقش کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی گویا کرامت بخاری انقلاب کے لئے راہ ہموار کر رہے ہیں اس لئے لفظ " چراغ " کو کنایتاً عمدہ انداز میں صرف کیا ہے۔

جل تو رہا تھا اہل محبت کا اک چراغ
لیکن ہزار سمت ہواؤں کی زد میں تھا(۵)

کرامت بخاری نہ صرف عصری تقاضوں کے مطابق اپنے کلام میں آب و تاب سے دیگر صنعتوں کی طرح علم البیان کو خوبصورتی سے کچھ اس طرح سموتے ہیں کہ ان کے اہم خبر مجاز مرسل کا مصرف دیکھ کر قارئین انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں۔ ان کے ہاں تاریخی شعور اور اہل بیت سے جبلی انسیت و عقیدت ان کے کلام کے ساتھ ساتھ

ان کے دل میں بھی رچی بسی ہیں۔ مجاز مرسل کے حوالے سے جہاں دیگر شعراء نے سبب بول کر مسبب مراد لیا ہے' کل بول کر جز' جز بول کر کل مراد لیا گیا ہے۔ "ظرف بول کر مظروف " اور مظروف بول کر ظرف "عام بول کر خاص اور خاص بول کر عام لینا" ایک روایت بن چکی ہیں اسی روایت کو بر قرار رکھتے ہوئے عمدگی سے ماضی کا نقشہ اپنی ایک نظم "شہادت عظمیٰ" میں کھینچتے ہیں اور ماضی سے حال کو تعبیر کیا ہے۔

تاریخ کے رنگین صفحے پر
جو خون کے دھبے باقی ہیں
الفاظ کے گہرے پردے میں
جو درد کا دریا بہتا ہے (۶)

علم البیان کے علاوہ کرامت بخاری علم البدیع کے حوالے سے صنائع وبدائع کا اس انداز میں استعمال کیا ہے کہ ان کا کامکمل کلام فصاحت وبلاغت کا اعلیٰ نمونہ بن گیا ہے۔ کرامت بخاری نے اس چابکدستی سے صنعتوں کا استعمال کیا ہے کہ ان کے ہونے کا جبراً احساس قطعاً نہیں ہوتا۔ صنائع لفظی کے لحاظ سے انہوں نے بلاشبہ صنعت تکرار، صنعت اشتقاق اور صنعت تجنیس کے انتہائی خوبصورت مرقع تراشے ہیں۔ صنعت تکرار کا بخوبی استعمال اس قدر شگفتگی سے کیا گیا ہے کہ لفظوں کے بار بار تکرار اور ٹکراؤ سے موسیقیت پیدا ہو کر چار سوں قارئین خود بخود گنگنانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کرامت بخاری کا قلم سر چڑھ کر بولنے لگتا ہے جب وہ لفظوں کو اس قدر احتیاط سے استعمال کرتے ہیں جس سے وزن و بحر میں کمی بیشی کا احتمال کم ہو جاتا ہے۔ ان کے ہاں کثیر الفاظ بطور تکرار دیکھے جاسکتے ہیں مثلاً نگر نگر، قطرہ قطرہ، قریہ قریہ، قدم قدم، روتے روتے، ہنستے ہنستے، اور لمحہ لمحہ جیسے دل آویز لفظوں سے غزلوں اور نظموں کی فکری افادیت سے ان کے کلام میں خوب صورتی اور چاشنی کا احساس قاری کے ذہن و فکر کے ساتھ ساتھ قدم بہ قدم چلتا رہتا ہے۔ صنعت تکرار کی چند عمدہ مثالیں ملاحظہ کیجئے۔

سوچ کے نیلگوں سمندر میں
لمحہ لمحہ سراب کی باتیں
تنکے تنکے سے بنا تھا آشیاں
بجلیوں کا آستاں ہونے کو ہے (۷)

تاہم صفت تکرار کے علاوہ تکرار مستحسن سے بھی انہوں نے اپنے کلام کو سجا کر اسے ہر ورق کی زینت بنایا ہے۔ جہاں ایک ہی شعر کے دونوں مصرعوں میں یہ مستحسن التزام کیا گیا ہے۔

قربتیں ہی قربتیں تھیں کو بہ کو
فاصلے ہی فاصلے ہیں بر ملا[۸]

صنائع لفظی کے اہم جز صنعت تجنیس کے بہ موقع استعمال نے ان کے کلام کو حسن و رعنائی بخشی ہے، کیونکہ بظاہر ایسے الفاظ جو پڑھنے میں ایک جیسے تو ہوتے ہیں مگر ان پر غور کرنے سے معلوم پڑتا ہے کہ ان کے دو الگ الگ مطالب نکلتے ہیں یہاں قارئین شش و پنج میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ایسے ہی دلچسپ صورتحال اور با معنی مطالب پیدا کرنے میں کرامت بخاری کا کلام اپنی مثال آپ ہے۔ اس لئے بڑے وثوق سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ترتیب' اعراب اور حروف کی معمولی ردوبدل سے معنی کچھ سے کچھ کرنے میں شاعر ید طولی رکھتے ہیں۔ یہاں تجنیس محرف کی بے نظیر مثال ملاحظہ کیجیے۔

ادھر کیا دیکھتے ہو صاحبو!
ہاں اُدھر بھی اک تماشہ ہے[۹]

یہاں تجنیس زائد کا بھی دل آویزی سے مصرف دیکھنے میں بھلا مخصوص ہوتا ہے۔

جہاں کرامت بخاری نے صنعت تجنیس کے بنیادی اصولوں کا خیال رکھتے ہوئے انتہائی احتیاط سے ایک ایک حرف برتا ہے۔ بلکل ویسے ہی انہوں نے صنعت تجنیس کے اہم جز قلبِ مستوی کو قطع کلام نہیں کیا۔

احوال ذرا غربت و افلاس کے لکھنا
لفظوں کو مگر درد کی آیات سمجھنا[۱۰]

شاعر نے صنعت اشتقاق کو مجموعہ " تشنگی " میں خاص تشنگی کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ گویا اس مجموعہ میں تمام غزلوں اور نظموں میں صنائع معنوی کے اس جز کا خاصا فقدان ہے۔ جن کے ایک یا دو اشعار میں ایک ہی مادے سے بنے الفاظ کو صفحہ قرطاس پر کس مہارت سے اتارا ہے وہ بجا طور پر داد کا مستحق ہے یہ شعر ملاحظہ کیجئے۔

یونہی ہنسے ہنسانے کو زمانہ
یونہی رونے رلانے کا بہانہ[۱۱]

صنائع معنوی علم البدیع کا ایک اہم قاعدہ ہے۔ اس میں صنعتوں کے معنوں سے ایک نئی دنیا دریافت کی جاتی ہے جہاں صنائع لفظی میں حروف کی معمولی ردوبدل سے الفاظ اپنے مطالب تبدیل کرتے ہیں یہاں اسی ادا سے مختلف صنعتوں کے استعمال سے کرامت بخاری نے اپنے شعری مجموعہ "تشنگی" میں صنائع معنوی کے تحت آنے والے تمام صنعتوں جس میں صنعت طباق، لف ونشر مرتب، لف ونشر غیر مرتب، صنعت سیاق الاعداد، صنعت تلمیح اور صنعت عکس کا استعمال شائستگی سے ملتا ہے۔

کرامت بخاری نے اپنی اثر نظموں اور غزلوں میں متصادم الفاظ سے صنعت طباق کو جنم دیا ہے۔ صنعت طباق کا اس قدر کثیر استعمال نے ان کے پورے شعری مجموعہ کو رنگارنگی اور متنوع مضامین کو تازگی عطا کی ہے جس سے قاری کی ذہنی سطح بھی ترفع کی جانب بڑھنے لگتی ہے اور شاعر کے قادر الکلام ہونے پر مکمل یقین ہو جاتا ہے۔ اس محکم یقین کے ساتھ ان کے چند اشعار ملاحظہ کیجئے۔

نفرت بوئی نفرت کاٹی نفرت چاروں اور
رستہ پیار محبت والا آج دکھائے کون (۱۲)

کرامت بخاری نے زمانے کے بیدادگروں پر بھی کڑی نظریں جمائی ہوئی ہے، یوں لگتا ہے جیسے شعر لکھتے وقت ان کا جام بانہیں اس دھرتی میں بسنے والے بابروں کی نقاب پوش تصور دکھانے میں کمال کر جاتا ہے اس لئے وہ بخوبی ایسے نقشے اتارنے پر عبور رکھتے ہیں جہاں ایک صنعت کی تعمیر بھی ہو اور تکمیل بھی۔ شاعر نے معروضی حوالے سے بھی شعر و ادب کی دنیا میں اپنی علمی لیاقتوں کی دھاک بٹھا کر یہ ثابت کیا ہے کہ بجا طور پر وہ نابغہ روزگار ہیں۔ اردو ادب میں قدیم دور سے لے کر کلاسیکی اور کلاسیکی سے جدید یا موجودہ دور کے تمام شعراء نے اپنی اپنی فہم کے مطابق صنعت سیاقہ الاعداد کا استعمال کر کے کلام کی خوبصورتی کو چار چاند لگائے ہیں۔ جدید شعرا میں یہ صفت غلام محمد قاصر کے ہاں وافر مقدار میں دکھائی دیتا ہے۔ انہوں نے اپنے شعری مجموعے کا نام بھی "آٹھواں آسمان بھی نیلا ہے" رکھا ہے۔ اسی دستور کو کرامت بخاری نے بھی روایت سمجھ کر آگے بڑھایا اور اپنے شعری مجموعہ "تشنگی" میں مختلف حروف تہجی سے غزلوں میں اجتماعی دکھوں کا اظہار انفرادی انداز میں کیا ہے تو کہیں منزلوں کے تعین میں بھٹک بھٹک کر راستے گم ہونے کے بعد امیدیں ختم ہو جاتی ہے۔ دھندلے بھروسے کی بناء پر کرب بھرے احساسات

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

کو لفظوں کا جامہ پہنا کر ان پر حروف تہجی کی زیبائش کو ترجیح دینے میں کرامت بخاری کا کلام ایک منفرد رنگ لئے ہوئے ہیں۔ بطور نمونہ ان اشعار کو ملاحظہ کیجئے۔

میری انا نے دست بغاوت کیا بلند
ورنہ ہر ایک شخص خداؤں کی زد میں تھا(۱۳)

عموماً کرامت بخاری کی شاعری کا تجزیہ کرتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ہاں نشاطیہ رنگ کہیں بھی نہیں ہے۔ بنیادی طور پر ان کا سارا کلام اور بطور خاص ان کا شعری مجموعہ "تشنگی" فرد کی تنہائی' اجتماعی کرب' انسانی رشتوں کی پامالی، نسلی تضادات' نارسا خوابوں اور زمانی حقائق کے گرفت میں جکڑا ہوا ہے۔ ان کے ہاں علم البدیع کے استعمال سے بھی اپنے کلام میں نشاطیہ آہنگ کا شور دور دور تک سنائی نہیں دیتا یہی وجہ ہے کہ صنائع معنوی کے ایک انتہائی لازمی اجزاء "لف ونشر مرتب" و غیر مرتب" کے استعمال کے باوجود بھی ان کی شاعری میں حزن و یاس کا غلبہ رہا ہے۔ صنعت "لف ونشر مرتب" اور لف ونشر غیر مرتب" کے عمدہ نمونہ ملاحظہ کیجئے۔

کھلی جب سے تلاطم کی حقیقت
اسی دن سے طبیعت بے خطر ہے(۱۴)

صرف یہی نہیں کرامت بخاری نے صنعت عکس کا استعمال اس قدر شگفتگی سے کیا ہے کہ ان کی پوری غزل ایک پر رونق گلستان کا سماں پیش کرنے لگتی ہے۔ یہاں تک کہ فطرت کے پنہاں رازوں تک بھی رسائی ممکن دکھائی دیتی ہے

بخاری زار فطرت کیا کہوں میں
جہاں اندر' جہاں اندر جہاں ہے(۱۵)

مجموعی طور پر شاعر کرامت بخاری نے اس مجموعہ "تشنگی" میں اپنی تمام تر فنی تشنگی کو بذریعہ علم البیان و بدیع کے مناسب استعمال سے منور کیا ہے۔ ان کی شاعری کے متعلق "تشنگی" کے مقدمے میں "سجاد باقر رضوی" ان کی فنی مشق و ریاضت ان کے جذبے کے خلوص اور عصر کا آئینہ دار شخصیت و شاعری کو اس انداز میں سراہتے ہیں۔

کرامت کے لئے لمحہ لمحہ اور قطرہ قطرہ اشیاء کو تغیر کی صورت
میں دیکھنے کے وسیلے ہیں۔ اب اگر فن زندگی کی تلافی ہے تو شدت

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

جذبہ واحساس اور احساس تغیر رکھنے والے فنی ریاضت

اور اشیاء کو وحدت وثبات میں تضاد مہیا کرتی ہے

جو شاعری کی قوت کا سبب بنتی ہے (۱۶)

ہر صنعت کے استعمال سے کلام میں حسن و دلکشی کو دوبالا کرنا کرامت بخاری کی چابکدستی کا ثبوت ہے۔ اپنے شعری مجموعہ "تشنگی" کے ہر ورق میں انہوں نے کسی نہ کسی صنعت کو اس انداز میں استعمال کیا ہے جس سے شعر معنوی لحاظ سے بھی اکائی میں آجاتا ہے اور غزل کے مجموعی تاثیر میں بھی مثبت اثرات کا دارد ہونا ایک فطری سا عمل بن جاتا ہے۔لہذا ہم دیکھتے ہیں کہ بعض صنعتوں کا جابہ جا کثرت سے استعمال کیا گیا ہے جبکہ کئی صنعتوں سے چنداں کنارہ کشی محسوس ہوتی ہے۔ علم البدیع کے حوالے سے صنائع لفظی کے دو بڑے اجزاء صنعت تضمین اور رعایت لفظی کا کہیں تصور بھی نہیں ہے مگر اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ شاعر پر محدود مطالعہ کا الزام عائد کیا جائے۔ کرامت بخاری نے صرف اور صرف اردو زبان کو ہی ترجیح دی ہے اسلئے صنعت تضمین ندارد ہے۔ جبکہ حزن ویاس کے مرقع اور محاکات پیش کرتے ہوئے رعایت لفظی کی ہر گز ضرورت پیش نہ آئی۔ بہر کیف شاعر نے ہر ممکن حد تک شعوری اور لاشعوری کاوشوں سے مجموعہ "تشنگی" میں فن کے تقاضے پورے کئے ہیں۔ جو ہر صورت میں قابل تحسین ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ روزنامہ، عالمی اخبار، پاکستان، کرامت بخاری کے مجموعے "طلوع فردا" اور خواب ریزے" سید ابرار حسین ۲۳ مئی ۲۰۲۱ء

۲۔ شمس الرحمن فاروقی، بلاغت کیا ہے، تالیف ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، دوسرا ایڈیشن ۱۹۸۹ء ص ۱۴

۳۔ کرامت بخاری" تشنگی "الحمد پبلیکیشنز، پرانی انار کلی سیٹ روڈ، لاہور ۱۹۹۹ء، ص ۳۹

۴۔ ایضاً، ص ۶۳

۵۔ ایضاً، ص ۳۰

۶۔ ایضاً، ص ۴۲

۷۔ ایضاً، ص ۹۵

۸۔ ایضاً، ص ۴۱

۹۔ ایضاً، ص ۴۲

۱۰۔ ایضاً، ص ۸۵

۱۱۔ ایضاً، ص ۵۰

۱۲۔ ایضاً، ص ۴۵

۱۳۔ ایضاً، ص ۲۹

۱۴۔ ایضاً، ص ۵۳

۱۵۔ ایضاً، ص ۸۷

۱۶۔ ایضاً، ص ۱۷